ہم کرتے ہیں اس شاہ کے سایہ میں بسر ٹھنڈ

ہم کرتے ہیں اِس شاہ کے سایہ میں بسر ٹھنڈ
دیکھیں تو اُٹھائے سہی یہاں آن کے سر ٹھنڈ

گرمی تیری خدمت کی یہ ہے کچھ نہیں ہوتا
دِکھلائے اثر اپنا ہزار آ کے اِدھر ٹھنڈ

اوڑھا ہوا حضرت کا پہنچ جائے دوشالہ
کشمیر سے اُڑ جائے اِدھر اور اُدھر ٹھنڈ

سَرما میں بُنے جاتے ہیں ہر سال دوشالے
ہم کو تو کہیں بھی نہیں آتی ہے نظر ٹھنڈ

بخشینگے دوشالے پہ دوشالے ہمیں سرکار
پروا نہیں پڑتی ہو پڑے ٹھنڈ اوپر ٹھنڈ

کاندھوں پہ دوشالہ نہ کبھی غیر کا ڈالوں
اُف تک نہ کروں کھایا کروں زندگی بھر ٹھنڈ

آنکھوں میں ہے عکسِ رُخِ گلگوں شہِ دیں کا
کس طرح نظر آئے گلابی نہ اِدھر ٹھنڈ

بد خواہ تیرے آتشِ حسرت سے جلیں بس
اِس طرح دعا دے دے کے کرتے ہیں بسر ٹھنڈ

ہم رہتے ہیں آرام سے گرما ہو کے سَرما
پہنچاتی ہے ایذا کبھی گرمی نہ اثر ٹھنڈ

جس دل میں تیری گرمیِ اُلفت نہیں پاتی
ٹھنڈا اسے کر دیتی ہے بے خوف و خطر ٹھنڈ

بازار جہاں گرم نہیں تیری ثنا کا
بس اپنا وہاں جا کے بنا لیتی ہے گھر ٹھنڈ

خالق کی قسم موسم سَرما میں بہ ہر روز
گِھستی ہے جبیں دَر پہ تیرے شام و سحر ٹھنڈ

تحریر کی جائے گی دن رات تیری مدح
ہم سرد نہ ہونگے جو رہی آٹھوں پہر ٹھنڈ

امروز تیرا بحر سخا جوش پہ یہ ہے
احسان میں ڈوبی ہوئی ہے تا بہ کمر ٹھنڈ

جلوہ تیرا آنکھوں میں سمایا ہے ہماری
دیتی ہے مزا چاند کا اے رشکِ قمر ٹھنڈ

مضمون کو شاباش کا اخلاص اوڑھا شال
پھر شوق سے چاہے کرے بیتوں میں گزر ٹھنڈ

*****